

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو باسٹھ

روم کا پیشگوئی شدہ وقت: رویا کی نقاب کشائی

Jeff Pippenger

2024-03-27

روم رؤیا کو قائم کرتا ہے، اور روم اپنے "وقت" میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ سسٹر وائٹ کا بیان ہے جہاں وہ اس بات کو بیان کرتی ہیں جیسے بدیہی طور پر سمجھا جانا چاہیے:

"مکاشفہ ایک مہر بند کتاب ہے، لیکن وہ ایک کھلی ہوئی کتاب بھی ہے۔ یہ اُن عجیب و شگفتہ واقعات کا بیان محفوظ کرتی ہے جو اس زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں وقوع پذیر ہونے والے ہیں۔ اس کتاب کی تعلیمات معین ہیں، نہ کہ پراسرار اور ناقابلِ فہم۔ اس میں نبوت کی وہی لڑی اختیار کی گئی ہے جو دانی ایل میں ہے۔ خدا نے بعض نبوتوں کو دہرایا ہے، اور یوں ظاہر کیا ہے کہ اُن کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ خداوند اُن باتوں کو نہیں دہراتا جو کسی بڑی اہمیت کی حامل نہ ہوں۔"

Manuscript Releases, volume 9, 8

"خداوند اُن باتوں کو دہراتا نہیں جو کسی بڑی اہمیت کی حامل نہ ہوں،" اور روم کے ساتھ وابستہ "اوقات" بار بار دہرائے گئے ہیں۔ روم کے ساتھ وابستہ "وقت" کو سمجھنا "نہایت بڑی اہمیت" رکھتا ہے، کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو رؤیا کو قائم کرنے والے موضوع کے طور پر روم کو ظاہر کرتی ہے۔ پاپائی اقتدار کے بارہ سو ساٹھ برس کا ذکر دانی ایل اور مکاشفہ میں براہِ راست سات مرتبہ کیا گیا ہے۔

اور وہ خدا تعالیٰ کے خلاف بڑی باتیں کہے گا، اور خدا تعالیٰ کے مقدسوں کو ستائے گا، اور اوقات اور قوانین کو بدلنے کا ارادہ کرے گا؛ اور وہ اس کے ہاتھ میں ایک وقت اور اوقات اور آدھے وقت تک دے دیے جائیں گے۔ دانی ایل ۷:۲۵۔

اور میں نے اُس آدمی کو سنا جو کتان کے لباس میں ملبوس تھا، جو دریا کے پانی پر تھا، جب اُس نے اپنا دایاں اور بائیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اُس کی قسم کھائی جو ابدالآباد تک زندہ ہے کہ یہ ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ ہوگا؛ اور جب وہ مقدس لوگوں کی قوت کو منتشر کر چکے گا تو یہ سب باتیں تمام ہو جائیں گی۔ دانی ایل ۱۲:۷

لیکن جو صحن ہیکل کے باہرے اسے چھوڑ دے، اور اسے ناپ نہ؛ کیونکہ وہ غیروں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرتے رہیں گے۔ مکاشفہ 11:2

اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا، اور وہ بارہ سو ساٹھ دن تک مسح پہنے ہوئے نبوت کریں گے۔ مکاشفہ 11:3

اور وہ عورت بیابان میں بھاگ گئی، جہاں خدا کی طرف سے اس کے لیے ایک جگہ تیار کی گئی تھی، تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اس کی پرورش کی جائے۔ مکاشفہ 12:6۔

اور عورت کو ایک بڑے عقاب کے دو پر دیے گئے، تاکہ وہ بیابان میں اپنی جگہ کی طرف اڑ جائے، جہاں اسے ایک زمانہ، اور زمانے، اور آدھے زمانے تک سانپ کے سامنے سے پرورش دی جاتی ہے۔ مکاشفہ 12:14۔

اور اسے ایسا منہ دیا گیا جو بڑی بڑی باتیں اور کفرگوئیاں بولتا تھا؛ اور اسے اختیار دیا گیا کہ بیالیس مہینے تک جاری رہے۔ مکاشفہ 13:5۔

یہ سات براہ راست حوالہ جات روم کی مختلف مخصوص نبوی خصوصیات پیش کرتے ہیں۔ انہی مقامات میں روم منکشف ہوتا ہے۔ سسٹر وائٹ مزید کہتی ہیں کہ یہ عرصے "تین سال اور آدھا یا 1260 دن" کے طور پر بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آپ کو بائبل میں نہ "تین سال اور آدھا" ملتے ہیں اور نہ ہی "ایک ہزار دو سو ساٹھ دن"۔ سسٹر وائٹ محض ان سات حوالہ جات کے حساب کو اسی کے مطابق لاگو کر رہی ہیں۔

باب 13 (آیات 1-10) میں ایک اور درندے کا ذکر ہے، 'جو چیتے کی مانند تھا،' جیسے اژدہا نے اپنی قدرت، اپنا تخت، اور بڑا اختیار' دیا۔ یہ علامت، جیسا کہ اکثر پروٹسٹنٹ مانتے آئے ہیں، پاپائیت کی نمائندگی کرتی ہے، جس نے وہ قدرت، تخت اور اختیار سنبھالا جو کبھی قدیم رومی سلطنت کے پاس تھا۔ چیتے کی مانند اس درندے کے بارے میں کہا گیا: 'اسے ایک ایسا منہ دیا گیا جو بڑی باتیں اور کفر آمیز باتیں کرتا تھا... اور اُس نے خدا کے خلاف کفر بکنے کے لیے اپنا منہ کھولا، تاکہ اُس کے نام اور اُس کے مسکن اور آسمان میں بسنے والوں کے خلاف کفر بکے۔ اور اسے مقدسوں سے لڑنے اور اُن پر غالب آنے کا اختیار دیا گیا؛ اور اُسے تمام قبیلوں، زبانوں اور قوموں پر اختیار بخشا گیا۔' یہ پیشین گوئی، جو تقریباً دانی ایل 7 کے چھوٹے سینگ کی تفصیل سے ہم آہنگ ہے، بلا شبہ پاپائیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

'اسے اختیار دیا گیا کہ وہ بیالیس مہینوں تک کام کرے۔' اور نبی کہتا ہے، 'میں نے دیکھا کہ اس کے سروں میں سے ایک گویا موت کا زخم لگا تھا۔' اور پھر: 'جو قید میں لے جاتا ہے وہ قید میں جائے گا: جو تلوار سے قتل کرتا ہے ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا۔' بیالیس مہینے اسی 'ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ' کے برابر ہیں، یعنی ساڑھے تین برس یا 1260 دن، جیسا کہ دانی ایل 7 میں بیان ہے، وہ مدت جس کے دوران پاپائی طاقت خدا کے لوگوں کو ستانے والی تھی۔ یہ مدت، جیسا کہ پچھلے ابواب میں بیان کیا گیا ہے، پاپائیت کی بالادستی کے ساتھ، 538 عیسوی میں شروع ہوئی اور 1798 میں ختم ہوئی۔ اس وقت پوپ کو فرانسیسی فوج نے قید کر لیا، پاپائی طاقت کو جان لیوا زخم لگا، اور یہ پیشگوئی پوری ہوئی، 'جو قید میں لے جاتا ہے وہ قید میں جائے گا۔' عظیم کشمکش، 439۔

جب یہ الہامی اختیار بھی موجود ہو کہ ساڑھے تین برس کو اُس "وقت" کے طور پر سمجھا جائے جو روم کو "ظاہر" کرتا ہے، تو روم سے متعلق دیگر بائبل حوالہ جات سامنے آتے ہیں۔

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ الیاس کے ایام میں اسرائیل میں بہت سی بیوائیں تھیں، جب آسمان تین برس اور چھ مہینے تک بند رہا، اور تمام ملک میں سخت قحط پڑا تھا۔ لوقا ۴:۲۵

ایلیا کی ساڑھے تین سالہ مدت اس زمانے کو یزبل سے جوڑتی ہے، جو تھیاترا کی کلیسیا میں پاپائی روم کی علامت ہے۔

تاہم میرے پاس تیرے خلاف چند باتیں ہیں، کیونکہ تو اُس عورت یزبل کو، جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے، تعلیم دینے اور میرے بندوں کو بدکاری کرنے اور بتوں پر چڑھائی ہوئی چیزیں کھانے کے لیے بہکانے کی اجازت دیتا ہے۔ اور میں نے اسے اپنی بدکاری سے توبہ کرنے کے لیے مہلت دی، مگر اُس نے توبہ نہ کی۔ مکاشفہ 2:20، 21۔

چوتھی کلیسیا کو دیا گیا "وقت"، جس کی نمائندگی یزبل کرتی ہے، ایک "جگہ" بھی ہے۔

الیاس ہماری ہی طرح مزاج والا انسان تھا، اور اُس نے دل سے دعا کی کہ بارش نہ ہو؛ چنانچہ زمین پر تین برس اور چھ مہینے تک بارش نہ ہوئی۔ یعقوب 5:17۔

بیالیس مہینے ایک ہزار دو سو ساٹھ دنوں کے برابر ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے، سسٹر وائٹ اس مدت کو 'وہ دن' قرار دیتی ہیں جن کا حوالہ مسیح نے دیا تھا۔

یہاں جن ادوار کا ذکر ہے—'بیالیس مہینے' اور 'ایک ہزار دو سو ساٹھ دن'—ایک ہی ہیں؛ دونوں اس مدت کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں مسیح کی کلیسیا کو روم کی طرف سے ظلم و ستم برداشت کرنا تھا۔ پاپائی بالادستی کے 1260 سال سنہ 538 عیسوی میں شروع ہوئے اور لہذا 1798 میں ختم ہونا تھا۔ اسی زمانے میں ایک فرانسیسی فوج روم میں داخل ہوئی اور پوپ کو قیدی بنا لیا گیا، اور وہ جلاوطنی میں فوت ہوا۔ اگرچہ کچھ ہی عرصے بعد ایک نیا پوپ منتخب کر لیا گیا، پاپائی نظام اس کے بعد سے کبھی بھی وہ طاقت استعمال نہ کر سکا جو اسے پہلے حاصل تھی۔

کلیسیا پر ہونے والا ظلم و ستم پورے 1260 برس کے عرصے میں مسلسل جاری نہیں رہا۔ خدانے اپنی قوم پر رحمت کرتے ہوئے ان کی آتشیں آزمائش کا زمانہ کم کر دیا۔ کلیسیا پر آنے والی بڑی مصیبت کی پیش گوئی کرتے ہوئے نجات دہندہ نے فرمایا: 'اگر وہ دن کم نہ کیے جاتے تو کوئی بشر نجات نہ پاتا؛ مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن کم کیے جائیں گے۔' متی 24:22۔ اصلاح مذہب کے اثر کے ذریعے 1798 سے پہلے یہ ظلم و ستم ختم کر دیا گیا۔ عظیم کشمکش، 266۔

مسیح اور سسٹر وائٹ "ان دنوں" کی عبارت کو "وقت" قرار دیتے ہیں، جو پاپائی روم کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب دانی ایل گیارہویں باب کی اکتیسویں آیت میں اس ظلم و ستم کا ذکر کرتا ہے جو پاپائیت کو زمین کے تخت پر بٹھائے جانے کے بعد پیش آیا، تو وہ اس زمانہ ظلم و ستم کو "بہت سے دن" کہتا ہے۔

اور اس کی طرف سے فوجیں کھڑی ہوں گی، اور وہ مقدس قلعہ کو ناپاک کریں گے، اور روزانہ کی قربانی کو بند کر دیں گے، اور ویرانی لانے والی مکروہ چیز قائم کریں گے۔ اور جو لوگ عہد کے خلاف بدکاری کریں گے انہیں وہ خوشامدی باتوں سے بگاڑ دے گا، لیکن جو لوگ اپنے خدا کو جانتے ہیں وہ مضبوط رہیں گے اور کاربائے نمایاں انجام دیں گے۔ اور جو لوگوں میں سمجھ رکھتے ہیں وہ بہتوں کو تعلیم دیں گے، تو بھی وہ تلوار اور آگ اور اسیری اور لوٹ مار کے باعث بہت دنوں تک گرتے رہیں گے۔ دانی ایل 11:31-33۔

روم اس نبوتی زمانے کے حوالے سے، جو اس سے وابستہ ہے، آشکار کیا جاتا ہے؛ اسی لیے پولس کہتا ہے کہ گناہ کا آدمی اپنے "وقت" میں ظاہر ہوگا۔ یہ حقیقت کہ روم رؤیا کو قائم کرتا ہے—جسے اگر ہم نہ جانیں تو ہلاک ہو جائیں—یہ واضح کرتی ہے کہ وہ نبوتی زمانہ اتنی بار اور اتنے مختلف طریقوں سے کیوں پیش کیا گیا ہے، کیونکہ خدا "ایسی باتیں بار بار نہیں دہراتا جو کچھ خاص اہمیت نہ رکھتی ہوں"۔ پچھلی آیات میں اس مدت کے اختتام کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

اور جو لوگ قوم میں سمجھ رکھتے ہیں وہ بہتوں کو تعلیم دیں گے، تو بھی وہ تلوار اور آگ، اسیری اور لوٹ مار سے بہت دنوں تک گرتے رہیں گے۔ اور جب وہ گریں گے تو انہیں تھوڑی سی مدد پہنچے گی، لیکن بہت سے خوشامدی باتوں کے ساتھ ان سے مل جائیں گے۔ اور اہل فہم میں سے بعض اس لیے گریں گے کہ ان کو آزمایا جائے، پاک کیا جائے اور سفید کیا جائے، یہاں تک کہ وقت آخر تک، کیونکہ ابھی تک ایک مقررہ وقت باقی ہے۔ دانی ایل 11:33-35

"وقت آخر" ابھی ایک مقررہ وقت کے لیے ہے۔ "عبرانی میں "appointed" کا لفظ "moed" ہے، اور اس کے معنی ایک مقررہ وقت یا ایک موعِد ہیں۔ کتاب دانیال میں "وقت مقرر" کی نبوی معنویت اور اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس کا کتنی بار حوالہ دیا گیا ہے۔ لاودکیائی ایڈونٹسٹس میں سے بہت کم لوگ، اگر کوئی ہوں بھی، یہ تسلیم کرتے ہیں کہ 1989 "وقت آخر" تھا، اور اس لیے 1989 ایک مقررہ وقت تھا۔ یہ خدا کی طرف سے کیا گیا ایک موعِد تھا، جب وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کے لیے علم کی مہر کھول دے گا۔ اسی سبب سے کتاب دانیال اس حقیقت کی شہادتیں دیتی ہے کہ "وقت مقرر" "وقت آخر" کی آمد کو نشان زد کرتا ہے۔ دانیال آٹھ میں یہ نبوی علامت پیش کی گئی ہے۔

اور میں نے اولائی کے دونوں کناروں کے درمیان سے ایک آدمی کی آواز سنی جو پکار کر کہہ رہی تھی: جبرائیل، اس آدمی کو رویا سمجھا دے۔ پس وہ اس جگہ کے قریب آیا جہاں میں کھڑا تھا؛ اور

جب وہ آیا تو میں ڈر گیا اور منہ کے بل گر پڑا؛ لیکن اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، سمجھ؛ کیونکہ یہ رویا وقتِ آخر کے لیے ہے۔ اور جب وہ مجھ سے بات کر رہا تھا تو میں زمین کی طرف منہ کیے گہری نیند میں تھا؛ لیکن اُس نے مجھے چھوا اور مجھے سیدھا کھڑا کر دیا۔ اور اُس نے کہا، دیکھ، میں تجھے بتاؤں گا کہ غضب کے آخری انجام میں کیا ہوگا؛ کیونکہ انجام مقررہ وقت پر ہوگا۔ دانی ایل 19:8-16۔

جس طرح باب گیارہ میں ہے، اسی طرح ان آیات میں "وقتِ انجام" کے اندر لفظ "انجام" اُس عبرانی لفظ سے مختلف ہے جس کا ترجمہ "مقرر" کیا گیا ہے۔ وقتِ انجام ایک ایسے دور کی نمائندگی کرتا ہے جو مقررہ وقت پر شروع ہوتا ہے۔ "مقررہ وقت" (moed) ایک موعِد ہے، اور "وقتِ انجام" (عبرانی لفظ "gets") ایک زمانی عرصہ ہے، جو مقررہ وقت پر شروع ہوتا ہے۔ یہی وہ "وقت" ہے جو روم کو آشکار کرتا ہے، اور وہ "وقت" اتنا اہم ہے کہ اس زمانی عرصے کے اختتام اور اس اختتام کے بعد آنے والے عرصے کی شہادت متعدد گواہ دیتے ہیں۔ دانی ایل کی کتاب کے باب گیارہ کی آیت چوبیس میں، بت پرست روم کی نشاندہی اس طور پر کی گئی ہے کہ وہ ایک "وقت" تک دنیا پر حکمرانی کرتا ہے۔

تمثیلی "وقت" تین سو ساٹھ سال ہے، کیونکہ بائبل سال میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں۔ بت پرست روم نے ایک "وقت" تک حکومت کی، اور پاپائی روم نے "ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ" تک حکومت کی۔ جدید روم ایک تمثیلی "گھنٹے" یا تمثیلی "بیالیس مہینوں" کے لیے حکومت کرتا ہے۔ 1844 کے بعد کوئی نبوتی وقت نہیں، لہذا "گھنٹہ" اور "بیالیس مہینے" وہ مدت ہے جو جلد آنے والے اتوار کے قانون سے لے کر انسانی مہلت کے اختتام تک پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن بت پرست روم نے 31 قبل مسیح کی جنگِ ایکٹیم سے لے کر سن 330 تک، جب قسطنطین نے سلطنت کا دارالحکومت قسطنطنیہ منتقل کیا، بلا شرکتِ غیرے حکومت کی۔ ہم جانتے ہیں کہ درج ذیل آیات بت پرست روم کے بارے میں ہیں، کیونکہ مسیح کو "عہد کا شہزادہ" کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو کہ "توڑا جائے گا" جب انہیں مصلوب کیا گیا۔ اُس وقت جو طاقت حکومت کر رہی تھی وہ بت پرست روم تھی، اس لیے وہ آیات جن پر ہم اب نظر ڈالنے والے ہیں بت پرست روم ہی کی نشان دہی کرتی ہیں۔

اور اس کی جگہ ایک حقیر شخص اٹھ کھڑا ہوگا، جسے بادشاہی کی عزت نہیں دی جائے گی؛ لیکن وہ سلامتی کے ساتھ آئے گا اور خوشامدوں سے بادشاہی حاصل کرے گا۔ اور سیلاب کی سی قوت سے وہ اس کے سامنے سے بہا دیے جائیں گے اور ٹوٹ جائیں گے؛ بلکہ عہد کا شہزادہ بھی۔ اور اس کے ساتھ عہد باندھنے کے بعد وہ فریب کاری کرے گا؛ کیونکہ وہ اٹھے گا اور تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ زور آور بن جائے گا۔ وہ صوبے کی سب سے زرخیز جگہوں میں بھی سلامتی سے داخل ہوگا؛ اور وہ وہ کچھ کرے گا جو نہ اس کے باپوں نے کیا، نہ ان کے باپ دادا نے؛ وہ ان کے درمیان لوٹ کا مال، غنیمت اور دولت بانٹ دے گا؛ ہاں، اور وہ مضبوط قلعوں کے خلاف اپنی تدبیریں باندھے گا، ایک مدت تک۔ دانی ایل 24:11-21۔

آیات کے آخری فقرے میں لفظ "against" دراصل "from" کے معنی میں ہے، اور آیت بیان کر رہی ہے کہ بت پرست روم (اپنی تدبیروں کی پیش بندی کرے گا) اپنے گڑھ (روم کا شہر) سے "from" تین سو ساٹھ برس تک حکومت کرے گا۔

آیت 24۔ وہ حتیٰ کہ صوبے کی سب سے زرخیز جگہوں میں بھی امن کے ساتھ داخل ہوگا؛ اور وہ وہ کچھ کرے گا جو نہ اس کے باپوں نے کیا، نہ ان کے باپوں نے؛ وہ ان میں مال غنیمت، لوٹ کا مال اور دولت بانٹ دے گا؛ ہاں، اور وہ مضبوط قلعوں کے خلاف اپنی تدبیریں ایک وقت کے لیے باندھے گا۔

روم کے زمانے سے پہلے اقوام کا قیمتی صوبوں اور مالامال علاقوں پر قبضہ کرنے کا معمول کا طریقہ جنگ اور فتوحات تھا۔ اب روم کو وہ کرنا تھا جو نہ آباء نے کیا تھا نہ اجداد نے؛ یعنی ان علاقوں کو پرامن ذرائع سے حاصل کرنا۔ وہ رواج، جو اس سے پہلے سنا بھی نہ گیا تھا، اب رائج ہوا

کہ بادشاہ اپنی سلطنتیں بطور وراثت رومیوں کے نام کر جاتے تھے۔ اسی طریقے سے روم بڑے بڑے صوبوں کا مالک بنا۔

اور جو اس طرح حکومت روم کے زیر نگیں آگئے، انہیں اس سے خاطر خواہ فائدہ پہنچا۔ ان کے ساتھ مہربانی اور نرمی سے پیش آیا گیا۔ گویا شکار اور مال غنیمت ان میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رکھے گئے، اور رومی طاقت کی سرپرستی میں امن و سلامتی کے ساتھ چین سے رہے۔

اس آیت کے آخری حصے کے بارے میں بشپ نیوٹن یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ قلعہ بند مقامات کے خلاف نہیں بلکہ انہی سے تدبیری پیش بندی مراد ہے۔ رومیوں نے یہی کام اپنے سات پہاڑیوں والے شہر کے مضبوط قلعے سے کیا۔ 'حتیٰ کہ ایک مدت تک؛ بلا شبہ ایک نبوتی مدت، 360 سال۔ ان سالوں کی گنتی کا آغاز کس نقطے سے کیا جائے؟ غالباً اگلی آیت میں پیش کیے گئے واقعے سے۔

آیت 25۔ اور وہ ایک بڑی فوج کے ساتھ بادشاہ جنوب کے خلاف اپنی قوت اور اپنے حوصلے کو ابھارے گا؛ اور بادشاہ جنوب بھی ایک نہایت بڑی اور زور آور فوج کے ساتھ جنگ کے لیے برانگیختہ ہوگا؛ لیکن وہ قائم نہ رہ سکے گا؛ کیونکہ اس کے خلاف منصوبے باندھے جائیں گے۔'

"آیات 23 اور 24 کے ذریعہ ہم یہود اور رومیوں کے درمیان اُس معاہدہ، 161 ق م، کے اس طرف، اُس زمانہ تک لائے جاتے ہیں جب روم عالمگیر اقتدار حاصل کر چکا تھا۔ اب جو آیت ہمارے سامنے ہے وہ جنوب کے بادشاہ، مصر، کے خلاف ایک زور دار مہم، اور عظیم اور طاقتور لشکروں کے درمیان ایک قابل ذکر جنگ کے وقوع کو منظر نظر پر لاتی ہے۔ کیا ایسے واقعات اس زمانہ کے قریب روم کی تاریخ میں رونما ہوئے؟—ہوئے۔ یہ جنگ مصر اور روم کے درمیان جنگ تھی؛ اور یہ معرکہ ایکٹیئم کا معرکہ تھا۔ آئیے اُن حالات پر ایک مختصر نظر ڈالیں جو اِس تصادم پر منتج ہوئے۔" Uriah Smith, Daniel and the Revelation, 271–273

اگلی آیات میں دانی ایل ایک بار پھر مقررہ وقت اور انجام کا حوالہ دیتا ہے۔

اور وہ ایک بڑی فوج کے ساتھ بادشاہ جنوب کے خلاف اپنی طاقت اور اپنی دلیری کو بھڑکائے گا؛ اور بادشاہ جنوب نہایت بڑی اور زبردست فوج کے ساتھ جنگ کے لیے ابھارا جائے گا؛ لیکن وہ قائم نہ رہ سکے گا، کیونکہ اس کے خلاف تدبیریں باندھی جائیں گی۔ ہاں، جو اس کے کھانے کے حصے سے کھاتے ہیں وہی اسے ہلاک کریں گے، اور اس کی فوج بہہ نکلے گی؛ اور بہت سے قتل ہو کر گر جائیں گے۔ اور ان دونوں بادشاہوں کے دل بدی کرنے پر مائل ہوں گے، اور وہ ایک ہی میز پر بیٹھ کر جھوٹ بولیں گے؛ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوگی، کیونکہ انجام تو ابھی مقررہ وقت پر ہی ہوگا۔ تب وہ بڑی دولت کے ساتھ اپنے ملک کو لوٹے گا؛ اور اس کا دل عہد مقدس کے خلاف ہوگا؛ اور وہ کچھ کارروائیاں کرے گا اور اپنے ملک کو لوٹ جائے گا۔ مقررہ وقت پر وہ پھر لوٹے گا اور جنوب کی طرف آئے گا؛ لیکن یہ نہ اول جیسا ہوگا نہ آخر جیسا۔ دانی ایل 25:11-29۔

آٹھویں باب میں، جبرائیل نے بتایا کہ 'chazon'، یعنی پچیس سو بیس سال کی رؤیا، مقررہ وقت پر ختم ہو جائے گی، اور پھر وہ مدت شروع ہوگی جسے 'وقت انجام' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس عبارت میں مقررہ وقت سے مراد تین سو ساٹھ سال کے اس دور کا اختتام ہے جس میں وثنی روم بلا شرکتِ غیرے دنیا پر حکومت کرے گا۔ اس عبارت میں کوئی 'وقت انجام' نہیں، کیونکہ تاریخ کی اس مدت کے اختتام پر کھولے جانے کے لیے کوئی چیز مہر بند نہیں کی گئی تھی۔

دانی ایل کے آٹھویں باب میں "غضب کے آخری انجام" کی رؤیا، جو دو ہزار پانچ سو بیس برس پر مشتمل تھی اور جو اسی وقت اختتام پذیر ہوئی جس وقت دو ہزار تین سو برس پورے ہوئے، "آخری وقت" تک مہر کی گئی تھی، کیونکہ 1844 میں، جو دونوں رویاؤں کا مقررہ وقت تھا، تیسرے فرشتے کی روشنی غیر مہر بند کر دی گئی۔ دانی ایل گیارہ، آیات تیس سے چھتیس میں، 1798 میں "پہلے

غضب" کے اختتام پر ایک ایسی مدت آئی تھی جسے "آخری وقت" کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے، جب پہلے فرشتے کی روشنی غیر مہر بند کی گئی۔ لہذا، مشرکانہ روم کی زمانی نبوت کے لیے کوئی "آخری وقت" نہ تھا، بلکہ صرف ایک "مقررہ وقت" تھا، جو اس امر کی نشان دہی کرتا تھا کہ تین سو ساٹھ برس کب اختتام کو پہنچے؛ لیکن 1798 کا مقررہ وقت، اور 1844 کا مقررہ وقت، دونوں نے ایک ایسے پیغام کو غیر مہر بند کیا جسے اس مدت میں سمجھا جانا تھا جو "آخری وقت" کے طور پر ظاہر کی گئی ہے۔

روم اسی طرح آشکار ہوتا ہے جیسے اسے اس کے نبوتی وقت میں نبوتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ "وقت، اوقات اور آدھا وقت"، "بیالیس ماہ"، "بارہ سو ساٹھ دن"، اور "ساڑھے تین سال" وہ متعدد علامتوں میں سے کچھ ہیں جو اس مدت کی نمائندگی کرتی ہیں جب عہدِ ظلمت میں پاپائیت حکمران تھی۔ وہ مدت جو ملرائٹس کی تحریک کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک سے جوڑتی ہے، ایک سو چھبیس سال ہے۔ ایک سو چھبیس بارہ سو ساٹھ دنوں کی ایک علامت بھی ہے، کیونکہ یہ اس مقدار کا عشر، یعنی دسواں حصہ ہے۔ 1863 کی بغاوت سے 1989 کے مقررہ وقت تک کے ایک سو چھبیس سال 1989 کو خدا کی اپنے آخری زمانے کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کے وقت کے طور پر متعین کرتے ہیں۔ ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہم صحائف کی جستجو کیسے کریں؟ کیا ہم اپنے عقیدے کے کھوٹے ایک کے بعد ایک گاڑیں اور پھر کوشش کریں کہ سارا صحیفہ ہماری قائم شدہ آرا پر پورا اترے، یا ہم اپنے خیالات اور نظریات کو صحائف کے سامنے لے جائیں اور اپنی تھیوریوں کو ہر پہلو سے حق کے صحائف کے معیار پر پرکھیں؟ بہت سے لوگ جو بائبل پڑھتے بلکہ پڑھاتے بھی ہیں، اس قیمتی سچائی کو نہیں سمجھتے جسے وہ پڑھتے یا مطالعہ کرتے ہیں۔ جب کہ سچائی صاف طور پر نمایاں ہو، لوگ پھر بھی غلطیوں کو پال لیتے ہیں؛ اور اگر وہ اپنے عقائد کو خدا کے کلام کے سامنے پیش کریں، اور اپنے خیالات کو درست ثابت کرنے کے لیے خدا کے کلام کو اپنے عقائد کی روشنی میں نہ پڑھیں، تو وہ نہ تاریکی اور نابینائی میں چلیں گے اور نہ ہی خطا کو عزیز رکھیں گے۔ بہت سے لوگ صحیفے کے الفاظ کو ایسا مفہوم دے دیتے ہیں جو ان کی اپنی رائے کے موافق ہو، اور اس طرح خدا کے کلام کی غلط تعبیرات کے ذریعے خود کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکا دیتے ہیں۔ جب ہم خدا کے کلام کا مطالعہ کریں تو ہمیں فروتن دلوں کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ہر خودغرضی اور منفرد ہونے کی چاہ کو ایک طرف رکھ دینا چاہیے۔ دیرینہ آرا کو معصوم از خطا نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہودیوں کی تباہی اسی وجہ سے ثابت ہوئی کہ وہ اپنی مدتوں سے قائم روایات چھوڑنے پر آمادہ نہ تھے۔ وہ اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ اپنی آرا یا صحائف کی اپنی توضیحات میں کوئی نقص نہ دیکھیں؛ لیکن خواہ لوگوں نے کسی خاص رائے کو کتنی ہی دیر کیوں نہ سنبھال رکھا ہو، اگر وہ تحریری کلام سے صاف طور پر ثابت نہیں ہوتی تو اسے ترک کر دینا چاہیے۔

"جو لوگ دیانت داری کے ساتھ حق کے خواہاں ہوتے ہیں وہ تحقیق اور تنقید کے لیے اپنے اپنے مؤقف کھول دینے میں تردد نہیں کریں گے، اور اگر ان کی آرا اور خیالات پر اعتراض یا اختلاف کیا جائے تو خفا نہیں ہوں گے۔ یہی روح چالیس برس پہلے ہم میں پروان چڑھائی جاتی تھی۔ ہم دل کے بوجھ کے ساتھ اکٹھے ہوتے، یہ دعا کرتے کہ ایمان اور تعلیم میں ہم ایک ہو جائیں؛ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ مسیح منقسم نہیں ہے۔ ایک وقت میں ایک نکتہ تحقیق کا موضوع بنایا جاتا تھا۔ ان تحقیقی مجالس پر سنجیدگی کی فضا طاری رہتی تھی۔ کلام مقدس کو ہیبت اور تعظیم کے احساس کے ساتھ کھولا جاتا تھا۔ اکثر ہم روزہ رکھتے تھے تاکہ ہم حق کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ خلوص بھری دعا کے بعد اگر کوئی نکتہ سمجھ میں نہ آتا تو اس پر گفتگو ہوتی، اور ہر ایک اپنی رائے آزادانہ طور پر بیان کرتا؛ پھر ہم دوبارہ دعا میں جھک جاتے، اور دل سوز التجائیں آسمان کی طرف اٹھتیں کہ خدا ہماری مدد کرے کہ ہم باہم ایک نظر سے دیکھیں اور ایک رائے ہو جائیں، تاکہ ہم ایک ہوں، جیسے مسیح اور باپ ایک ہیں۔ بہت آنسو بہے۔ اگر ایک بھائی دوسرے کو اس کی فہم

کی سُستی پر ملامت کرتا کہ وہ کسی عبارت کو ویسے نہیں سمجھا جیسے وہ سمجھتا ہے، تو جس کو ملامت کی جاتی، وہ بعد میں اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر کہتا، 'اُو ہم خدا کے پاک روح کو غمگین نہ کریں۔ یسوع ہمارے ساتھ ہے؛ اُو ہم فروتنی اور سیکھنے والی روح قائم رکھیں؛' اور مخاطب بھائی کہتا، 'مجھے معاف کیجیے، بھائی، میں نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے۔' پھر ہم ایک اور دور دعا میں جھک جاتے۔ ہم نے اسی طرح کئی گھنٹے گزارے۔ ہم عموماً ایک وقت میں چار گھنٹے سے زیادہ اکٹھے مطالعہ نہیں کرتے تھے، مگر کبھی کبھی پوری رات کلام مقدس کی سنجیدہ تحقیق میں گزر جاتی، تاکہ ہم اپنے زمانے کے لیے حق کو سمجھ سکیں۔ بعض مواقع پر روح خدا مجھ پر نازل ہوتی، اور دشوار حصے خدا کے مقرر کردہ طریقے سے روشن ہو جاتے، اور پھر کامل ہم آہنگی قائم ہو جاتی۔ ہم سب ایک ہی ذہن اور ایک ہی روح میں متحد تھے۔"

ہم نے نہایت دلی لگن سے یہ کوشش کی کہ مقدس صحیفوں کو کسی آدمی کی رائے کے مطابق ڈھالنے کے لیے توڑا مروڑا نہ جائے۔ ہم نے ان باتوں پر زیادہ نہ ٹھہر کر جو معمولی اہمیت رکھتی تھیں اور جن پر مختلف آراء تھیں، اپنے اختلافات کو حتی المقدور کم سے کم رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن ہر دل کا بوجھ یہ تھا کہ بھائیوں کے درمیان ایسی حالت پیدا ہو جو مسیح کی اُس دعا کا جواب ہو کہ اُس کے شاگرد ایک ہوں جیسے وہ اور باپ ایک ہیں۔ کبھی کبھی بھائیوں میں سے ایک یا دو پیش کی گئی رائے کے خلاف ہٹ دھرمی سے ڈٹ جاتے اور دل کے طبعی جذبات کے مطابق عمل کرتے تھے؛ لیکن جب یہ مزاج نمایاں ہوتا، تو ہم اپنی تحقیقات معطل کر دیتے اور اجلاس ملتوی کر دیتے، تاکہ ہر ایک کو یہ موقع ملے کہ وہ دعا میں خدا کے حضور جائے اور دوسروں سے گفتگو کیے بغیر اختلاف کے نکتے کا مطالعہ کرے اور آسمان سے روشنی مانگے۔ ہم دوستانہ اظہار کے ساتھ رخصت ہوتے، تاکہ مزید تحقیق کے لیے جس قدر جلد ممکن ہو پھر ملیں۔ کبھی کبھی خدا کی قدرت نمایاں طور پر ہم پر نازل ہوتی، اور جب صاف روشنی حق کے نکات کو آشکار کرتی تو ہم اکٹھے رو بھی پڑتے اور خوشی بھی مناتے۔ ہم یسوع سے محبت رکھتے تھے؛ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے۔

ان دنوں خدا نے ہمارے لیے بڑے کام کیے، اور سچائی ہمارے نفوس کے لیے نہایت قیمتی تھی۔ ضروری ہے کہ آج ہمارا اتحاد ایسے وصف کا حامل ہو جو آزمائش کی کسوٹی پر پورا اتر سکے۔ ہم یہاں آقا کے مکتب میں ہیں تاکہ آسمانی درسگاہ کے لیے تربیت پائیں۔ ہمیں سیکھنا ہے کہ مایوسی کو مسیح کی مانند برداشت کریں، اور اس سے ملنے والا سبق ہمارے لیے نہایت اہم ہوگا۔

"ہمیں سیکھنے کے لیے بہت سے اسباق ہیں، اور بہت سے، بلکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جنہیں ہمیں ترک کرنا ہے۔ صرف خدا اور آسمان ہی خطا سے پاک ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کبھی اپنے محبوب نظریے کو چھوڑنا نہیں پڑے گا، اور رائے بدلنے کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئے گی، وہ مایوس ہوں گے۔ جب تک ہم اپنے ہی خیالات اور آرا پر پختہ اصرار کے ساتھ جمے رہیں گے، ہم وہ اتحاد حاصل نہیں کر سکتے جس کے لیے مسیح نے دعا کی تھی۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، 26 جولائی، 1892۔